قرض لے کر بھول جانا کیسا؟

بخدمت حضرت اقدس عرض ہے کہ!
قرض لیکر بھول جانا کیسا ہے؟ مثلا زید نے ہندہ سے کچھ پیسے بطور قرض لئے پھر زید ادائے دین کو بھول گیا تو ایسی صورت میں حکم شرع کیا ہے واضح فرماکر عند اللہ جل جلالہ ماجور ہوں.
سائل: محمد علاء الدین عزیزی بہرائچ شریف.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب:-بعون الملک الوھاب- اداء قرض کا اہتمام لازم ہے اس میں سستی و لاپرواہی نہ چاہئے اور دائن و مدیون (یعنی قرض دینے والا اور قرض لینے والا) میں سے کوئی ایک بھول جائے تو دوسرے کو یاددلانا چاہئے ہاں اگر دونوں بھول جائیں تو جب بھی مدیون کو یاد آجائے یا یاد دلادیا جائے تو قرض ادا کردے لیکن اگر مدیون بھولا رہا تو رب تعالی کی رحمت سے امید ہیکہ اس پر کچھ گناہ نہ ہوگا.

اللہ جل جلالہ نے ارشاد فرمایا "ولا تأكلوا أموالكم بينكم بالباطل" الاية (سورة التوبة: 188)

ترجمہ: اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ (کنزالایمان)

عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنھما اَن رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم قال اِن اللہ تعالی تَجَاوَزَ لِی عن اُمتی الخطاءَ والنسیانَ وما استُکرِھُوا علیہ

(حدیث حسن رواہ ابن ماجه والبیهقی وغیرهما) ماخوذ از متن الاربعین النوویة(ص: 52)

یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنهما سے مروی ہیکہ رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ جل جلالہ نے میری امت سے خطاء و نسیان اور وہ ناجائز فعل جس پر مجبور کئے جائیں معاف فرمادیا ہے.

وفی ردالمحتار تحت قوله (ولیس) "ای النسیان عذرا فی حقوق العباد ای من حیث ترتب الحکم علی فعله (الی قوله) اما من حیث المواخذة فی الاخرة فهو عذر مسقط للاثم کما فی حقوقه تعالی" اھ (ج:2 ص395)

یعنی حقوق العباد میں وقوع فعل کے اعتبار سے بھول جانا عذر نہیں ہے لیکن عند اللہ گناہ نہ ہونے کے اعتبار سے حقوق اللہ کی طرح حقوق العباد میں بھی بھول جانا عذر ہے. واللہ تعالی اعلم بالصواب

کتبہ: محمد صدام حسین قادری برکاتی فیضی

صدر: میرانی دارالافتاء اشرف نگر کھمبات شریف گجرات انڈیا

خادم: صدر العلوم پیرولی بازار گورکھ پور یوپی انڈیا

12شوال المکرم 1442ھ مطابق 25 مئی 2021ء

Mirani darul ifta +917408476710

Miranidarulifta@gmail.com